Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ق ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ، سہ روزہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۲۰ شہادت ۱۳۶۰ ہش ۲۰ اپریل ۱۹۸۱ء | نمبر ۸۹

جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

مجلس مشاورت کا چوتھا اور آخری اجلاس

نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق تجاویز پر غور اور اہم سفارشات

(قسط نمبر ۸)

جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت کا چوتھا اور آخری اجلاس ۵ اپریل کو صبح نو بجکر بیس منٹ پر ایوان محمود میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے کی۔ اس کے بعد سب سے پہلے حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر آکر مجلس مشاورت کی کارروائی جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں سٹیج پر تشریف لائے اور انہیں کارروائی کے دوران کچھ وقت حضور کے پاس بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

رپورٹ سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ پیش کی جائے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں سب کمیٹی کے صدر محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب اسلام آباد نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور پھر حضور کے ارشاد کے ماتحت ایک ایک تجویز کے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات الگ الگ شوریٰ کے سامنے پیش کیں اور ان پر نمائندگان شوریٰ کی آراء لی گئیں۔ ایجنڈا میں درج تجویز ۱ جو جماعت احمدیہ نواب شاہ (سندھ) کی طرف سے پیش ہوئی یہ تھی۔

"موصیان کو اپنی حیات میں اور وفات کے بعد ان کے ورثاء کو مجلس کارپرداز سے سابقہ رہتا ہے۔ مگر یہ شکایت عام ہے کہ ان کے ساتھ ہمدردی اور مفاہمت کا سلوک کرنے کی بجائے بعض اراکین مجلس قواعد سے لاعلمی یا عدم توجہ کے باعث بے رخی اور مخاصمت کا برتاؤ کر کے معاملہ الجھا دیتے ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے تجویز ہے کہ مجلس کارپرداز کے قواعد اور شوریٰ کے ضروری اقتباسات ایک کتابچہ کی صورت میں شائع کر دیئے جائیں تاکہ ہر موصی کو ان کا علم ہو سکے اور بوقت ضرورت وہ ان سے استفادہ کر سکیں۔ نیز متعلقہ اراکین مجلس کو بھی تحریری توجہ دلائی جائے کہ وہ اہل معاملہ سے حسن سلوک اور خوش معاملگی سے پیش آئیں۔ اور ان کی جائز اور بروقت امداد کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔"

سب کمیٹی نے جملہ حالات اور واقعات کا جائزہ لینے کے بعد تجویز کو اس صورت میں پاس کرنے کی سفارش کی۔

"موصیان کو اپنی حیات میں اور وفات کے بعد ان کے ورثاء کو دفتر بہشتی مقبرہ سے سابقہ رہتا ہے۔ اس لئے ان کی سہولت اور اطمینان کے لئے سب کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ

۱۔ مجلس کارپرداز کے قواعد اور شوریٰ کے فیصلہ جات کے ضروری اقتباسات ایک رسالہ کی صورت میں شائع کر دیئے جائیں۔ اور ہر موصی کی وصیت منظور ہونے پر اسے یہ رسالہ مہیا کر دیا جائے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۸ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت اقدس کو ضعف ہے اور قلب کی ابتداء ہے۔ خاص دعا کی درخواست ہے:

احباب کرام کی خدمت میں یہ اطلاع پہنچاتے ہوئے ان سے یہ پُرزور درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں اور انتہائی عاجزی اور زاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائیں کہ وہ مولائے حقیقی قادر مطلق شافی مطلق خدا حضور ایدہ اللہ کو جلد از جلد صحت یابی عطا کرے۔ اور اپنے فضلوں کے سایہ میں رکھے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے آمین

۔۔ مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ انچارج ہالینڈ کے بارہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان پر دل کا حملہ ہوا ہے۔ گو پہلے کی نسبت آرام ہے تاہم دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ قارئین الفضل سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

۔۔ خاکسار چند دنوں سے بعارضہ نزلہ زکام اور بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

نصیر احمد شاد ایم۔ اے
استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

۔۔ چند دنوں سے خاکسار کی طبیعت سانس کی تکلیف کی وجہ سے پھر زیادہ علیل ہے۔ بالخصوص رات بھر بے چینی میں گزرتی ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا دے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

بشارت الرحمٰن ناظر تعلیم ربوہ

امراء / قائدین اضلاع متوجہ ہوں

کیا آپ حضور کی دعائیں لینا چاہتے ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس کے بارے میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اہم ارشاد یاد رکھئے۔ حضور نے فرمایا۔

"بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی اس کلاس میں لازمی ہے۔"

حضور ایدہ اللہ کی خوشنودی اور حضور کی دعائیں حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ حضور کے ارشاد کو پورا کرنا ہے۔ کیا آپ حضور کا ارشاد پورا کر رہے ہیں؟ یہ کلاس ۲۴ اپریل تا ۷ مئی ۱۹۸۱ء ربوہ میں منعقد ہوگی

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

۲۰ شہادت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر و استقامت اور اسکا عظیم الشان ثمرہ

انبیاء اور مرسلین کے جو واقعات قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں اور ہوئے بھی ہیں خاصی تفصیل سے وہ اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ ایمان لانے والے ابتداء میں تھوڑے ہوتے ہیں اور ہوتے بھی ہیں بہت کمزور و بے بضاعت۔ اس کے بالمقابل انکار کرنے والے تعداد میں بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں اور زور اور طاقت میں بھی۔ اس کے باوجود حق غالب آتا ہے اور باطل مٹ کر رہتا ہے۔ حق کا یہ غلبہ اس شکل میں ظاہر ہوتا ہے کہ انکار کرنے والے رفتہ رفتہ حق کو قبول کر کے مومنوں میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ ہر طرف مومن ہی مومن نظر آنے لگتے ہیں اور منکر برائے نام رہ جاتے ہیں یعنی صورت حال یکسر بدل کر رہ جاتی ہے۔ اس انتہائی مخدوش صورت حال میں مومنوں کا واحد سہارا خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی یہ تسلی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے برخلاف کبھی نہیں کرے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ غلبہ حق کے وعدوں کو پورا نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس تسلی کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ (ابراہیم آیات ۴۷ تا ۴۹)

ترجمہ:۔ اور یہ لوگ اپنی (ہر ایک) تدبیر عمل میں لا چکے ہیں اور ان کی (ہر) تدبیر اللہ کے ہاں (محفوظ) ہے اور خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں پہاڑ (بھی اپنی جگہ سے) ٹل جائیں (یہ تیرا کوئی نقصان نہیں کر سکتے)۔ پس (اے مخاطب) تو اللہ کو اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کے خلاف (معاملہ) کرنے والا ہرگز نہ سمجھ۔ اللہ یقیناً غالب (اور برے کاموں کی) سزا دینے والا ہے (اور وہ دن ضرور آنے والا ہے) جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے زمین و آسمان قائم کئے جائیں گے اور یہ لوگ اللہ کے سامنے ہوں گے جو واحد (اور ہر ایک چیز پر) کامل غلبہ رکھنے والا ہے۔

اگر انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلسل اور پیہم یہ تسلی نہ ملے تو مومنوں کا جینا حتیٰ کہ سانس لینا محال ہو جائے۔ وہ انتہائی مخدوش حالات میں بھی خدائی وعدوں کے پورا ہونے پر غیر متزلزل ایمان سے لامال ہونے کے باعث ہدایت کی راہ پر قائم رہتے ہیں اور اپنے پائے استقلال میں خفیف سی لغزش بھی نہیں آنے دیتے۔ وہ لغزش آنے بھی کیوں دیں جبکہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہی یہ ہوتی ہے کہ وہ حق پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ چنانچہ مکی زندگی میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں پر کفار مکہ کی طرف سے عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا اور ظلم کا بازار گرم کرنے والوں نے علی الاعلان یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ اسلام اور اس کے پیروؤں کو (نعوذ باللہ) مٹا کر رکھ دیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے کمزور و بے بضاعت اور مظلوم مسلمانوں کو جو بنیادی ہدایت خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی وہ یہی تھی:۔

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ۝ (ہود آیات ۱۱۳، ۱۱۴)

ترجمہ:۔ پس (اے رسول) تو ان (لوگوں) سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر (ہماری طرف) رجوع کیا ہے۔ جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے سیدھی راہ پر قائم رہ اور (اے مومنو!) تم کبھی حد سے نہ بڑھنا جو کچھ تم کرتے ہو وہ (اللہ تعالیٰ) اسے دیکھ رہا ہے اور تم ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم (کا شیوہ) اختیار کیا ہے (یعنی کفار مکہ کی طرف) نہ جھکنا ورنہ تمہیں بھی (جہنم کی) آگ (کی لپیٹ) پہنچے گی اور (اس وقت) اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست (اور مددگار) نہ ہوگا اور تمہیں (کسی طرف سے بھی) مدد نہیں ملے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ ماموریں و مرسلین الٰہی کے متبعین کا خدائی حکم کے ماتحت شیوہ ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ منکرین کے مظالم کو صبر سے برداشت کر کے استقامت کا عدیم النظیر مظاہرہ کرتے چلے جاتے تھے اور ظلم و ستم سے ڈر کر ظالموں کی طرف جھکنے اور ان کی بات مان کر جادۂ حق سے ادھر ادھر ہونے کا خیال بھی دل میں نہیں لاتے تھے۔ صبر و استقامت کا یہ عدیم النظیر نمونہ ہی بالآخر ان کی کامیابی کا ضامن بنتا رہا اور اس کے طفیل ہی وہ غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صبر اور استقامت ہی وہ دو بنیادی اوصاف ہیں جن کے نتیجہ میں مومن تائید و نصرت الٰہی کے مورد بنتے ہیں اور تائید و نصرت الٰہی انہیں غلبۂ حق کے مقصد میں بتدریج کامیابی سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ صبر اور استقامت کا یہی وہ عظیم الشان ثمرہ ہے جس سے مومن بطور خاص سرفراز کئے جاتے ہیں اور اس کی بدولت ہی وہ عند اللہ فائز المرام قرار پاتے ہیں۔

اعلان تعطیل

۲۱ اپریل بروز منگل ملک بھر میں یوم اقبال کی تعطیل ہے۔ لہٰذا اس روز حسب سابق الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(منیجر الفضل)

امراء/قائدین اضلاع متوجہ ہوں

حضور کا ارشاد پورا کرنے کی پوری کوشش کریں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اہم ارشاد یاد رکھئے۔ حضور نے فرمایا:۔

"بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی اس کلاس میں لازمی ہے۔"

حضور ایدہ اللہ کی خوشنودی اور حضور کی دعائیں حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ حضور کے ارشاد کو پورا کرنا ہے۔ کیا آپ حضور کا ارشاد پورا کر رہے ہیں؟

یہ کلاس مورخہ ۲۴ اپریل تا ۷ مئی ۱۹۸۱ء ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں کیوں؟

(مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب - سابق مبلغ سیرالیون - نائیجیریا و زیمبیا)

حضرت مصلح موعود نے آج سے تقریباً ۴۶ سال قبل تحریک جدید کے نظام کے تحت زندگی وقف کی تحریک کرتے ہوئے خاص طور پر ان احباب کو اس طرف توجہ دلائی جن کے ایک سے زیادہ بیٹے ہوں اور فرمایا کہ وہ کم از کم اپنے ایک بچے کو وقف کی ترغیب دلائیں اور اپنے دوسرے بچوں کو تحریک کریں کہ وہ اس واقفِ زندگی بھائی کی مالی امداد کا وعدہ کریں۔ تا سارا کنبہ وقف کے ثواب میں شریک ہو جائے۔

حضور نے یہ بھی تحریک فرمائی کہ جماعتیں بحیثیت مجموعی بھی اس میں حصہ لیں ہر جماعت اپنے ذہین بچوں میں سے ایک یا زیادہ کو وقف کرے اور ساری جماعت مل کر ان کے اخراجات کی ذمہ داری اٹھائے اور اس طرح اجتماعی برکت اور ثواب حاصل کریں۔ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیادہ سے زیادہ افراد کو وقف زندگی کی برکات سے بہرہ ور کرنے کے لئے وقف جدید کے نظام میں بھی مزید سہولتیں مہیا فرمائیں اور ڈاکٹروں اور اساتذہ کے لئے بھی محدود عرصہ کے لئے وقف کرنے کی اجازت عطا فرمائی اور پھر وقف کی تحریک کو وسیع تر کرتے ہوئے عارضی وقف کے ذریعہ ہر طبقہ (مثلاً تاجر پیشہ اور ملازمین) کے مردوں اور عورتوں نوجوانوں اور بوڑھوں اور کم تعلیم یافتہ لوگوں کو بھی موقعہ دیا کہ وہ چودہ دن سے لیکر چند ماہ تک دینی کاموں کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنے ہی خرچ پر عارضی طور پر وقف کریں۔ اور یوں تھوڑی سے تھوڑی قربانی کی توفیق پانے والوں سے لے کر زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے والوں تک سب کے لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں اور برکات کے دروازے کھول دیئے

کبھی یہ خیال آتا ہے کہ اگر کسی نوجوان کو اپنی زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہونے کی تحریک کرنا مقصود ہو تو اُسے کیا کہا جائے؟ اور اُسے مادی فوائد کی ظاہری جاذبیت سے ہٹا کر روحانی اطمینان کے حصول کے عظیم تر مقصد کی طرف کس طرح مائل کیا جائے۔

روحانی فوائد چونکہ ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آتے اور بظاہر دنیاوی کشش اور جاذبیت کا باعث "وقف" میں نظر نہیں آتا لہذا کوئی ایسی ٹھوس بات کہنے کو نہیں ملتی جو تیر بہدف ثابت ہو۔ اگر کسی اعلیٰ نمبروں پر دسویں پاس کرنے والے کو کہا جائے کہ اب تم جامعہ احمدیہ میں سات سال کے لئے پڑھو گے تو وہ سوچے گا کہ اتنے عرصہ میں تو میرے دوسرے بھائی یا ساتھ پڑھے ہوئے ایم بی بی ایس یا بی ایس سی انجینئرنگ پاس کر چکے ہوں گے یا یونیورسٹی میں پروفیسر یا بیرسٹر یا چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بن چکے ہوں گے بعض اور ظاہری بلندیوں کے لحاظ سے کہیں سے کہیں پہنچ چکے ہوں گے۔

وہ بڑی بڑی تنخواہیں اور آرام و آسائش کے ہر قسم کے سامان حاصل کریں گے۔ ان کے پاس موٹریں ہونگی۔ بڑی بڑی کوٹھیاں ہوں گی۔ آگے پیچھے نوکر چاکر ہوں گے۔

ادھر سات سال کی محنتوں کے بعد مجھے جو الاؤنس ملے گا اس سے شائد ہوٹلوں کے بیروں اور بینکوں کے چپڑاسیوں کی تنخواہیں بھی کئی گنے زیادہ ہوں۔ میں جب شادی کر کے گھر بساؤں گا تو میرے بال بچے نشوونما اور صحت و توانائی کے لئے بنیادی خوراک و علاج سے بھی محروم ہوں گے اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کو ترسیں گے لیکن ایک زاویۂ نگاہ اور بھی ہے جو مذکورہ بالا زاویۂ نگاہ کے بالکل برعکس ہے اس کے لئے خاکسار ایک واقعہ بیان کرتا ہے

۱۹۶۶/۶۷ء کی بات ہے کہ لیگوس میں نائیجیریا مشن کے ہسپتال کے انچارج لیفٹیننٹ کرنل سید محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم کے گھر میں ایک عزیز جماعت پاکستانی ڈاکٹر تشریف لائے جبکہ خاکسار بھی وہیں موجود تھا۔

خاکسار کو ان کا پورا نام تو یاد نہیں لیکن وہ عموماً ڈاکٹر بھٹی صاحب کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ وہ اس وقت ابادان میں نائیجیریا کی سب سے بڑی یونیورسٹی کے ہسپتال میں ملازم تھے۔ ڈاکٹر بھٹی صاحب نے بتایا کہ وہ نہ صرف اپنے ہسپتال میں بلکہ سارے نائیجیریا میں ڈاکٹری کی سند کے لحاظ سے سب سے زیادہ کوالیفائیڈ ڈاکٹر ہیں اور یہ کہ فورڈ فاؤنڈیشن والے ان کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تمہیں دس ہزار پونڈ محض خیر سگالی کا دیں گے کہ سیر اور مطالعہ کی غرض سے ساری دنیا کا چکر لگا کر ہمارے پاس کام شروع کرو۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ ابادان یونیورسٹی ہسپتال میں ہی خوش ہیں۔ جب وہ انتہائی دلکش حالات بیان کر چکے تو خاکسار نے عرض کی کہ اگر بار خاطر نہ ہو تو ایک بات عرض کروں ڈاکٹر بھٹی صاحب نے کہا ہاں ہاں کہیئے۔

خاکسار نے کہا ڈاکٹر صاحب! آپکی اس قدر کامیابی پر ہمیں فخر ہے کہ ایک پاکستانی مسلمان بھائی نائیجیریا میں وطن عزیز کا نام روشن کر رہا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو مزید ترقیات سے نوازے اور یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حقیقی اطمینان اور سکون بھی بخشے۔ بالخصوص آپ کے لئے نہیں بلکہ عام بات عرض کرتا ہوں کہ قرآن شریف نے حقیقی اطمینانِ قلب اور سکون کے لئے ایک ذریعہ بیان کیا ہے بلکہ انسان کے لئے گویا کھلا چیلنج پیش کیا ہے کہ اس کے سوا کوئی اور ذریعہ حقیقی اطمینانِ قلب کا ہو ہی نہیں سکتا یہ ذریعہ

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ میں مذکور ہے

یعنی یہ کہ انسان اپنی تمام تر کامیابیوں اور قابلیتوں کو خدا کے ساتھ اس طرح منسلک کرے کہ اپنے وجود کو گویا محذوف ہی کر دے اور کہے کہ اے خدا! یہ سب کچھ تیری ہی عطا ہے اور میں اسے تیری ہی راہ میں صرف کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ تو نے ہی مجھے ایسا ذہن اور ایسی قابلیت عطا کی ہے جسکی وجہ سے مجھے اس قدر کامیابی حاصل ہوئی۔ غرض خدا کی محبت کے حصول کو ایسی cause بنائے جس کے لئے اپنی تگ و دو کو حسب معمول جاری رکھتے ہوئے زندگی کے باقی دن گذارنے کا تہیہ کرے

اس پر ڈاکٹر بھٹی صاحب نے کہا "اس میں تو کسی شک کی گنجائش نہیں"

اور خاکسار نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا اگر انسان ان لمحات کا تصور جائے جن میں وہ کبھی آخری سانس لے رہا ہو گا جب اسے ختم ہونے والی زندگی کے دن گذرے دن دھندا اور دھوئیں کی طرح ابھرتے اور غائب ہوتے نظر آئیں گے اور ایسے کام اور پراجیکٹس دماغ میں جھلکیاں لیں گے جنہیں ابھی سرانجام دینا تھا وہ کہے گا "لیکن اب کیا ہے اب تو میں چند لمحوں کے بعد اس دنیا سے غائب ہونے والا ہوں نہ جانے میری دولت اور جائیداد کو اب کون سنبھالے گا میرے ان کروں روپے کا اب کیا بنے گا جو دنیا کے مختلف بنکوں میں پڑے ہیں اور لاکھوں روپے کی ملکیت اور جائیداد کا کیا بنے گا اسے کون سنبھالے گا نہ جانے اس کی وجہ سے کتنے جھگڑے کھڑے ہوں گے کون کون میری اس خون پسینے کی کمائی کو گلچھروں میں اور عیش و عشرت میں برباد کرے گا میں نے زندگی بھر اس دولت کو جمع کرنے کی ساری تگ و دو کس لئے کی میری قابلیتوں اور میری کوششوں کا نتیجہ کیا نکلا کیا یہی میرا مقصد حیات تھا۔ کہ بعد والوں کے لئے فساد کی جڑ چھوڑ جاؤں۔

ایسا تصور جانے کے بعد اندر کی آواز یہی کہے گی کہ کاش میں کسی ایسے مقصد کے لئے زندگی گذار سکوں جسے زوال نہ ہو اور اپنوں اور پرایوں کے لئے آگ اور انگارے چھوڑنے کی بجائے ان کے دلوں میں خدا اور اسکی مخلوق کی محبت اور دکھی انسانیت کی ہمدردی کی لگن چھوڑ جاؤں ڈاکٹر صاحب میں یہ سب باتیں خاص طور پر آپ کے لئے نہیں کہہ رہا۔ کیونکہ آپ تو پہلے ہی خدمتِ خلق میں مصروف ہیں اسی لئے تو آپ نے فورڈ فاؤنڈیشن کی پیشکش کو رد کر دیا ہے تو عام دنیاداروں کی بات کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر بھٹی صاحب ہمہ تن گوش میری بات سن رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کچھ نہ کہا اور میں نے کہا
ہمارے پیارے امام نے آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تتبع میں خدا کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی راہ بتا کر ہمارے لئے اطمینان قلب اور روح کے سکون کا سامان مہیا فرما دیا ہے۔ ہمارے واقفین کی زندگی جو خدمت اسلام میں دن رات مگن ہیں۔ وہ رہائش، بجلی، پانی اور سفر کی محدود سہولتوں اور معمولی الاؤنس سے مطمئن خوشی کی زندگی بسر کرتے ہیں اس اطمینان اور سکون کا اثر آپ کو ان کے بشاشی چہروں پر نمایاں طور پر نظر آئے گا۔ کیوں کہ ان میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے دن رات کی جدوجہد بہترین مقصد کے لئے صرف کر رہا ہے اور اسے نہ صرف امید بلکہ یقین ہے کہ جب وہ مرے گا تو اس کے احساسات پر سکون اور اطمینان ہوگا۔ خاکسار نے یہ بھی بتا دیا کہ ہماری مسجد اور اس میں پرائمری سکول کے چوکیدار کو بھی ہمارے مبلغ کے الاؤنس سے تین پونڈ زیادہ ملتے ہیں

جب خاکسار یہ آخری الفاظ کہہ رہا تھا تو ڈاکٹر بھٹی صاحب کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں اور ان کے چہرے پر سچ مچ رونے کی کیفیت طاری تھی اور میری بات ختم ہونے پر ڈاکٹر صاحب نے کہا شیخ صاحب میں وعظ اور واعظوں سے بہت چلتا ہوں لیکن میں نے آپ کی گفتگو کے دوران آپکو اس لئے نہیں ٹوکا کہ جب آپ نے یہ کہا کہ "اللہ تعالیٰ آپکو حقیقی اطمینان اور سکون بھی بخشے"

تو میں چونک پڑا اور یوں محسوس ہوا گویا آپ میرے حالات سے واقف ہیں اور آپکی بعد کی گفتگو بھی یوں معلوم ہوئی کہ گویا میرے ہی حالات کے مطابق ہے۔ میں آپکو بتاتا ہوں کہ فی الحقیقت آپ ہی کامیاب ہیں اور میں ایک لحاظ سے بالکل ناکام ہوں میں آپ مبلغین کے خوش باش چہروں سے یہی سمجھتا تھا کہ آپ بڑے مزے میں ہیں اور بڑے خوشحال ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ آپکو اس قدر قلیل الاؤنس ملتا ہے میں آپکو یہ بتانے میں باک محسوس نہیں کرتا کہ دراصل میں خوشحال نہیں ہوں

اس کے بعد ڈاکٹر بھٹی صاحب نے اپنے مختلف حالات بتاتے ہوئے یہ بھی کہا "مجھے خدا نے صرف ایک بچی عطا کی ہے اور کوئی بچہ نہیں ہوا اور ڈاکٹر شاہ صاحب سے پوچھئے کہ وہ بچی کیسی ہے اس پر ڈاکٹر شاہ صاحب نے کہا کہ وہ بچی تو بڑی خوبصورت ہے۔ ایک خوبصورت گڑیا جیسی ہے اور بڑی خوبصورت آنکھوں والی انگریز بچی لگتی ہے اس پر ڈاکٹر بھٹی صاحب نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا

"لیکن اُن خوبصورت آنکھوں میں پیدائشی طور پر بینائی نہیں ہے۔"

یہ سن کر ڈاکٹر شاہ صاحب پر اور مجھ پر سناٹا سا چھا گیا اور ہم تینوں کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے اس کے بعد ڈاکٹر بھٹی صاحب کہنے لگے میں اکثر تنہائی میں اپنے آپ سے کہا کرتا ہوں "تو نے بڑی دولت کمائی لیکن کس کے لئے؟ اس دولت کو کون استعمال کرے گا؟" اور میں کبھی بچی کے بارے میں سوچ سوچ کر نڈھال سا ہو جاتا ہوں اور کبھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا میری دولت مجھے سانپ کی طرح ڈس رہی ہے۔ اگر میں غریب ہوتا لیکن اس بچی کی خوبصورت آنکھوں میں بینائی ہوتی اور میرے اس کی طرح کے اور بھی بچے ہوتے تو شاید میری یہ کیفیت نہ ہوتی۔ اب میں یہ سوچتا ہوں کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس بچی کو لے کر جرمنی یا امریکہ چلا جاؤں اسے دنیا کے کسی ایسے بہترین ادارہ میں داخل کراؤں جہاں اندھے بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے اور انہیں کامیاب زندگی گذارنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور میں اس کے پاس ہی رہ کر اسی کی خدمت میں ساری زندگی گذار دوں اور اگر کسی طرح اس کی آنکھوں میں بینائی آسکتی ہو تو اس کے لئے اپنی ساری دولت صرف کر دوں۔ یہ واقعہ یہاں ختم ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے ایک اور پاکستانی دوست یاد آگئے

ان کا نام "اعظمی صاحب" تھا یہ ایک سیکنڈری سکول میں پڑھاتے تھے۔ ان کا تعلق جماعت اسلامی سے تھا۔ ہمارا آپس میں بڑا انس تھا۔ مجھے مولانا مودودی صاحب کی کتابیں پڑھنے کے لئے دیا کرتے۔ ایک مرتبہ ماہ رمضان میں مجھے بزور ایک آدھ دن کے لئے اپنے خوبصورت سے مکان میں لے گئے اور روزہ بھی رکھایا اور افطاری بھی کرائی۔ جب انہیں سکول میں ایک ماہ کی تعطیلات ہوئیں تو مشن ہاؤس میں آگئے اور کہا کہ میں پندرہ دن تمہارے پاس گذارنا چاہتا ہوں اور جماعت اسلامی کی چند کتب بھی لائے۔ میں نے وہ خوشی سے مشن کی لائبریری میں رکھ لیں۔

ایک دن خاکسار اپنے دفتر سے اٹھ کر اچانک Sitting Room میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اعظمی صاحب وہاں بیٹھے زار و قطار رو رہے ہیں وجہ پوچھی تو کہا کہ میں تمہاری وجہ سے رو رہا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم صبح نماز کے بعد کام کرنے بیٹھتے ہو اور سارا دن کام کرتے رہتے ہو اور پھر رات کو بھی بسا اوقات تین بجے شب تک کام کرتے ہو اور آج آپکا جنرل سیکرٹری ایک رجسٹرڈ لیکر (اوپر کی منزل سے) آیا اور آپ کو ساڑھے چودہ پونڈ دے کر آپ کے دستخط کروا کے چلا گیا۔ جب آپ اندر چلے گئے تو میں نے اسے روک لیا اور باتوں ہی باتوں میں پوچھا کہ "کیا چندہ لیکر آئے تھے؟" تو انہوں نے کہا نہیں چندہ تو انکے پاس کبھی نہیں آتا اور ہر قسم کی آمد اوپر میرے دفتر میں جمع ہوتی ہے یہ تو میں نے انکے الاؤنس سے چندہ کاٹ کر باقی رقم ان کو دی ہے۔ اس پر میں حیران و ششدر رہ گیا۔ کیونکہ ہمارے سکول کا چوکیدار بھی بیس پونڈ لیتا ہے اور میں اپنے نوکر کو بھی تقریباً پچیس پونڈ دیتا ہوں۔ اور میں کالج (سیکنڈری سکول) میں چند پیریڈ پڑھا کر خوب آرام کرتا ہوں اور خوب سیر و تفریح کرتا ہوں اور ہمیں ہر تین ماہ کے بعد ایک ماہ کی چھٹی ملتی ہے اور مجھے مفت مکان اور بجلی پانی کے علاوہ ڈیڑھ سو پونڈ سے زیادہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے جبکہ آپ کے متعلق معلوم ہوا کہ تین یا چار سال کے قیام کے دوران ایک بھی چھٹی نہیں ہوتی جمعہ اور اتوار کے روز بھی آپ کام میں مصروف نظر آتے ہیں یہ سب کچھ دیکھ کر میں بے اختیار رو پڑا ہوں اور یہ سوچ کر جی چاہتا ہے کہ روتا ہی جاؤں کہ آخر میں اسلام کے لئے کیا کر رہا ہوں۔ اور پھر کہا کہ اپنے سیکرٹری کو ذرا بلا دیں اور سیکرٹری صاحب کو انہوں نے پچاس پونڈ مشن کے لئے چندہ دیا۔

اور کہا کہ مجھے حیرت ہے کہ آپ معمولی الاؤنس پر بھی ۱/۱۰ حصہ چندہ کٹواتے ہیں اور اس بات پر بھی حیرت ہوئی کہ اس قدر معمولی الاؤنس کے باوجود آپ کے مبلغین میں سے کسی کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر نہیں آئے اور سب ہمیشہ خوش اور مطمئن نظر آتے ہیں

ہاں تو بات جامعہ احمدیہ کی تعلیم اور اس کے مقابل دنیاوی اعلیٰ تعلیم کے بارے میں ہو رہی تھی بظاہر ڈاکٹر کی شخصیت اور اس کی زندگی بڑی جاذبیت نظر آتی ہے FSc میں پڑھنے والے تقریباً ۹۰ فیصد طالب علموں میں یہ امنگ ہوتی ہے کہ اس کے بعد ان کو میڈیکل میں داخلہ مل جائے لیکن ....

..... اس "لیکن" کے لفظ کے بعد خاکسار جو کہنا چاہتا ہے اس کے لئے بھی خاکسار کے دل میں ماضی کی ایک یاد تازہ ہوئی ہے زعیما چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم (زعیما کی جماعت کے پہلے صدر) کے خلف الرشید ڈاکٹر چوہدری منصور شریف صاحب اپنی خوش خلقی خوش طبعی اور پرخلوص دوستانہ سلوک کی وجہ سے خاکسار کو ہمیشہ یاد آتے ہیں۔ زعیما کی جماعت کے پہلے سیکرٹری جنرل مکرم کبیر احمد صاحب بھٹی کے انگلینڈ چلے جانے کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف سیکرٹری جنرل مقرر ہوئے خاکسار سے انکی کبھی ٹیلیفون پر اور کبھی ملنے پر اکثر مذاق کی باتیں ہوا کرتی تھیں۔

ایک مرتبہ خاکسار نے ان کو ازراہ تفنن کہا کہ آپ کو دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ مرنے کے بعد اگر میں دوبارہ دنیا میں آؤں تو ہر ممکن کوشش سے ڈاکٹر بن جاؤں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہندو، سکھ، عیسائی مسلمان وغیرہ سب آپ کے گرویدہ ہیں اور آپ کے آگے پیچھے پھرتے ہیں گویا آپ سب لوگوں کی آنکھوں کا تارا ہیں ہر ایک آپکی بے حد عزت کرتا ہے کیونکہ آپ لوگوں کے دکھوں کا مداوا کرتے ہیں۔ آپ جس مجلس میں جاتے ہیں آپ کو دیکھتے ہی اہل مجلس کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھتی ہیں۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
روزنامہ الفضل
خود خرید کر پڑھے
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں تبلیغ کے دوران پیش آمدہ بعض دلچسپ واقعات

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ بلاد افریقہ)

چوری کر کے غائب ہونے کے عجیب حیلے

یہ عاجز فری ٹاؤن کے نویسٹ مورلینڈ سٹریٹ میں جا رہا تھا کہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ایک اوباش قسم کا افریقین نوجوان جس کے ہاتھ میں لوٹوں کے دو تین دستے ہیں بے تحاشا بھاگا جا رہا ہے اور اس کے پیچھے بھاگنے والے لوگ چور چور پکڑو پکڑو کا شور مچا رہے ہیں اور جب اس نے دیکھا کہ پکڑنے والوں نے اسے آلیا ہے تو اس نے بھاگتے بھاگتے ان نوٹوں کا کچھ حصہ ایک ہاتھ سے نکال کر تیزی سے قدم قدم پر فضا میں بکھیرنا شروع کر دیا جس کے بعد وہ اس بازار کے دائیں طرف ایک گلی میں گھس کر غائب ہو گیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ وہی لوگ جو بھاگ کر اس کا پیچھا کر رہے تھے وہ سب یہ خیال کر کے کہ وہ ساری رقم پھینک گیا ہے ان جگہ جگہ بکھرے ہوئے نوٹوں کو سمیٹنے میں مشغول ہو گئے جبکہ اس دوران وہ چور ایسا غائب ہوا کہ پھر پولیس بھی اس کا سراغ نہ لگا سکی اور بعد میں معلوم ہوا کہ جو لوٹ وہ بکھیر گیا تھا وہ اس رقم کا چوتھا حصہ بھی نہیں تھا جو وہ اپنے ساتھ لے گیا۔ نوٹوں کے یہ بنڈل اس شخص نے اسی بازار کے ایک لبنانی تاجر کی دوکان سے جھپٹا مار کر حاصل کئے تھے۔

ایسی برائیاں پھیلنے کی اصل وجہ

دراصل اس زمانہ میں سیرالیون کے معاشرہ میں اس قسم کی برائیاں اور چوری اور ڈاکہ زنی کے طریقے رائج ہو جانے کا اصل سبب امریکہ اور یورپ سے آمدہ وہ سینما فلمیں تھیں جو قتل چوری ڈاکہ اغواء دھینگا مشتی اور اسی قسم کی دیگر بداخلاقیوں کی آئینہ دار ہوتی تھیں اور سیرالیون کے سینما گھروں میں اکثر دکھائی جاتی تھیں چونکہ وہ انگریز حکومت کا زمانہ تھا اس لئے فلموں کے سلسلہ میں کوئی سنسر یا اخلاقی پابندی بھی نہیں ہوتی تھی۔

حضرت مصلح موعود کا جماعت پر احسان

اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں حضرت سیدنا مصلح موعود کی مقدس روح پر جنہوں نے ہماری جماعت کو سینما اور ایسی قسم کے کھیل تماشے دیکھنے سے منع فرمایا جو اخلاق سوز اور غیر شرعی ہوں اور یوں جماعت کے افراد اور انکی آئندہ نسلوں کو فلموں کے ذریعہ اخلاقی پستی میں گرنے سے بچا لیا اور جماعت کا لاکھوں روپیہ بھی ضائع ہونے سے بچ گیا خدا کرے اب بھی ہم سب اس عہد پر قائم رہیں اور سینما کی لعنت سے اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو دور رکھیں خاکسار معترف ہے کہ مجھے ۱۹۳۴ء کے پہلے سینما دیکھنے کی واقعی عادت تھی حتیٰ کہ طالب علمی کے زمانہ میں جب رخصتوں پر قادیان سے امرتسر آنے کا موقعہ ملتا تو والد صاحب کے منع کرنے پر بھی والدہ محترمہ سے منت یا لڑ بھڑ کر سینما کے لئے پیسے حاصل کر لیا کرتا مگر خدا کا شکر ہے کہ ۱۹۳۴ء کے بعد حضور کے حکم کی تعمیل میں آج تک کبھی سینما کا رخ نہیں کیا البتہ بیرونی ممالک میں، برٹش کرنسل یا امریکن سنٹروں وغیرہ میں تاریخی اور جغرافیائی فلمیں دیکھنے کا اتفاق ہوتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ نسلوں کو اس لعنت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ایک یہودی ڈاکٹر کا مسلمانوں کے خلاف تعصب

۱۹۵۱ء کے شروع میں ایک مرتبہ خاکسار اور مولوی عبدالکریم صاحب ہلال پوری حال لندن تبلیغی دورہ پر سیرالیون کے شہر "بو" سے مگبورگا جا رہے تھے مکرم مولوی صاحب مشن کی اپنی کار خود ہی چلا رہے تھے راستے قصبہ مانڈو سے ابھی چند میل بعد ہم ایک ایسی چھوٹی سی پہاڑی پر سے نیچے اتر رہے تھے جہاں سڑک کچھ تنگ ہو جاتی تھی اور آگے سے بیک وقت دو لاریاں اوپر چڑھ رہی تھیں کہ اتفاقاً ہماری کار ایک لاری سے ذرا بھڑ کر ایک چھوٹی سی نالی میں دھنس گئی چونکہ خاکسار اسی طرف سوار تھا اور میرے بائیں بازو کی کہنی باہر نکلی ہوئی تھی اس لئے اچانک یہ حادثہ ہونے کی وجہ سے میرے اس بازو کی ہڈی کہنی کے اوپر سے ٹوٹ گئی۔

بازو غلط جوڑ کر درست کرنے سے انکار

چنانچہ اسی وقت ہم واپس "بو" آ کر گورنمنٹ ہسپتال پہنچے جس کے انچارج اس وقت ایک نہایت متعصب یہودی ڈاکٹر جشوعا تھے جن سے فلسطین اور اسرائیل پر میری کئی مرتبہ بحث بھی ہو چکی تھی تاہم اپنے پیشے اور ڈاکٹری ذمہ داری کے بارے میں ہمیں ان سے قطعاً کسی تعصب یا دشمنی کی امید نہ تھی۔ گو وہ بڑی ہمدردی سے پیش آیا مگر مجھے بے ہوش کرنے سے پہلے باتوں باتوں میں طنزیہ طور پر کہنے لگا آپ بڑے اچھے مشنری ہیں اور آپ سے مجھے لگاؤ بھی ہے کیونکہ آپ [illegible] ہیں لیکن افسوس ہے کہ آپکو ابھی تک یہ انصاف کی بات کہنے کی جرأت نہیں ہوتی کہ تمہارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خیبر کے یہودیوں سے انصاف نہیں کیا تھا اور ان کے مردوں کو قتل کر کے ان پر بے مثال ظلم کیا تھا۔ میں نے کہا کہ وہ لوگ عہد شکن تھے اور دنیا کی ہر قوم اور مذہب بلکہ آپکی موسوی شریعت میں بھی عہد شکنوں کی یہی سزا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر مذکور ہے۔ نیز یہ بھی تو جانو کہ انہیں قتل کرنے کا فیصلہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہرگز نہیں کیا تھا۔ بلکہ مدینہ کے انصار کے اس سردار نے کیا تھا جسے خود آپ کے ان یہودیوں نے حاکم اور جج مقرر کرنا پسند کیا تھا۔ ورنہ اگر وہ ہمارے رحیم و کریم نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فیصلہ چھوڑ دیتے تو یقیناً وہ قتل نہ ہوتے اس کے بعد مجھے بے ہوش کر کے اس نے میرے بازو پر پلستر لگا دیا۔ لیکن مجھے تسلی نہ ہوئی اور ساری رات میں شدید درد سے کراہتا اور سخت بے چین رہا۔ اگلی صبح کو جب وہ آیا تو میں نے کوئی ایسی دوائی طلب کی جو درد کم کر دے نیز عرض کیا کہ دوبارہ ایکسرے سے دیکھیں کہ ہڈی ٹھیک جڑی ہے کہ نہیں چنانچہ ایکسرے سے معلوم ہوا کہ ٹوٹے ہوئے بازو کے دونوں سرے سیدھے نہیں بلکہ ٹیڑھے ہیں ایک دوسرے افریقن ڈاکٹر نے بھی تصدیق کی کہ بازو ٹیڑھا ہے مگر میرے سامنے ہی وہ یہودی ڈاکٹر اس سے بھی الجھ پڑا اور اصرار کیا کہ بازو سیدھا ہے۔ میں نے اصرار کیا کہ دوبارہ جوڑا جائے مگر وہ نہ مانا حالانکہ ایکسرے بتا رہا تھا کہ بازو تقریباً آدھ انچ ٹیڑھا ہے۔ آخر میں نے کہا کہ میں ہیڈ کلی ڈائریکٹر کے پاس شکایت کروں گا کہنے لگا جاؤ شکایت کرو تم ہمارے مذہب اور قوم کے دشمن ہو اب میں تمہارا علاج نہیں کروں گا جاؤ میرے ہسپتال سے نکل جاؤ اور فری ٹاؤن جا کر شکایت کرو۔ میں اس صورت حال سے سخت پریشان ہوا لیکن چونکہ اس وقت اس علاقہ میں اور کوئی ہسپتال نہیں تھا اور فری ٹاؤن تقریباً ڈیڑھ سو میل دور اور راستہ بھی دشوار تھا کار وغیرہ کا بھی کوئی انتظام نہیں تھا اس لئے جماعت کے احباب اور مبلغین کرام نے مشورہ دیا کہ اب صبر و تحمل سے خدا پر توکل کر کے وہیں رہوں چنانچہ مجبوراً مجھے بیس روز اسی ڈاکٹر کے زیر علاج رہنا پڑا اور نتیجہ یہ ہوا کہ گو بازو کی ہڈی جڑ گئی لیکن بازو اسی طرح ٹیڑھا رہا جس طرح ایکسرے میں دیکھا تھا اور آج بھی ہر شخص میرے دونوں بازوؤں میں یہ نمایاں فرق محسوس کر سکتا ہے کہ ایک سیدھا اور دوسرا ٹیڑھا حالانکہ اس ڈاکٹر کی ذرا سی توجہ سے بازو سیدھا جڑ سکتا تھا بلکہ اسکے افریقن نائب ڈاکٹر نے بھی اسے مشورہ دیا تھا کہ سیدھا کر دیں بہرحال میں سمجھتا ہوں یہ کوئی پیشہ ورانہ غلطی نہ تھی بلکہ محض اس ڈاکٹر کا یہودانہ تعصب تھا ورنہ اگر وہ چاہتا تو دوسرے روز ہی سیدھا کر کے جوڑ سکتا تھا۔

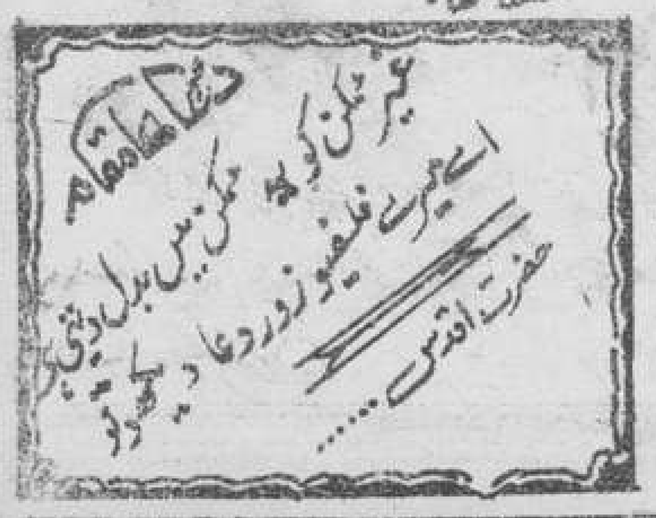

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹرک کا امتحان دینے والے احمدی طلباء کیلئے ضروری اعلان

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے بعض ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(۲) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے۔ اس لئے درخواست دہندگان امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵/۱۱ (۱۵ اپریل ۱۹۸۱ء) کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد از نماز مغرب محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے برادرم مکرم سعید احمد خان صاحب سہیل مربی منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ ابن مکرم حکیم فضل احمد صاحب آف پبی ضلع پشاور کا نکاح مبلغ -/۵۰۰۰ پانچ ہزار روپے مہر پر مکرمہ روبینہ ناز صاحبہ بنت مکرم سلطان شیر صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ آف مینی ضلع مردان سے پڑھایا۔ احباب جماعت سے اس نکاح کے دونوں خاندانوں اور تمام جماعت کے لئے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (حافظ محمود احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سانگلہ ہل)

دعائے نعم البدل

مکرم عبداللطیف صاحب علوی صدر جماعت احمدیہ ڈرڑ ضلع نواب شاہ (سندھ) کا بچہ مدثر لطیف بعمر پونے تین سال چند یوم بیمار رہ کر وفات پا گیا ہے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

پیار سے سب اسے جمی کہتے۔ باوجود صرف پونے تین سال عمر کے وہ بڑا ذہین اور جلد مانوس ہونے والا بچہ تھا۔ خسرہ کے شدید حملہ کی وجہ سے وہ جانبر نہ ہو سکا اور نواب شاہ ہسپتال میں داخل ہونے کے تھوڑی دیر بعد اللہ کو پیارا ہو گیا۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین اور خاندان کو صبر جمیل عطا کرے اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

(شیخ محمد نعیم۔ واقف زندگی مربی سلسلہ نواب شاہ)

عمر بڑھانے کا نسخہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اسے چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے اور خدمت دین میں لگ جائے۔ آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے۔ کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔

(الفضل ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

احباب کو چاہیئے کہ اس کارگر نسخہ کو استعمال فرمائیں۔ اس کی ایک سہل صورت یہ ہے کہ آپ وقف عارضی میں کم از کم دو ہفتے وقف فرمائیں۔ اس کے لئے دفتر ہذا سے فارم طلب کر کے پُر فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ تعلیم القرآن)

تربیتی کلاس

مورخہ ۲۵ فروری بروز بدھ قیادت دہلی گیٹ کے زیر انتظام ایک تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ۱۵۰ خدام شامل ہوئے۔ یہ کلاس رات آٹھ بجے مسجد احمدیہ دہلی گیٹ میں شروع ہوئی۔ کلاس کا افتتاح مکرم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ لاہور نے کیا اور صدارت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی۔

مکرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب نے "خدام کی دور حاضر میں ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم صدر صاحب نے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ حلقہ چاہ میراں کے خدام سالانہ اجتماع پر سب سے زیادہ سائیکل سوار لیجانے پر اوّل انعام کے حقدار قرار دیئے گئے اور ٹرافی حاصل کی۔

سہ ماہی کارکردگی کے جائزہ میں حلقہ سول لائن اوّل آیا اور رنگ ٹرافی کا حقدار قرار پایا۔ تربیتی کلاس کی حاضری میں حلقہ راوی پارک اوّل انعام کا حقدار ہوا۔

۱۱ بجے شب خدام کو مسجد کے اندر ہی سونے کی اجازت دی گئی۔ اس دوران مجلس عاملہ زعماء حلقہ جات کا ایک اجلاس مقامی دفتر میں ہوا۔ علی الصبح ۳ بجے خدام کو بیدار کیا گیا وضو وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر باجماعت کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی ایک کتاب کا درس مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ نے تقریباً ایک گھنٹہ تک دیا۔ دعا کے بعد یہ تربیتی کلاس اختتام پذیر ہوئی اور خدام کو اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دی گئی۔

اس کلاس میں مکرم لئیق احمد صاحب چغتائی نائب قائد اوّل۔ مکرم مقبول احمد صاحب نور نائب قائد دوم۔ مکرم مجید اللہ صاحب زعیم حلقہ دہلی گیٹ۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب معتمد اور مکرم فہیم احمد صاحب ناظم تعلیم۔ مکرم عزیز احمد صاحب ناظم مال نے خصوصی تعاون فرمایا۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ قیادت دہلی گیٹ لاہور)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مرکزی مقابلۂ مضمون کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنیؓ" ہے۔ جس میں اوّل دوم اور سوم انعامات -/۲۰۰ روپے، -/۱۵۰ روپے اور -/۱۰۰ روپے نقد مقرر ہیں۔

شرائط درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

۲۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

۳۔ مضمون ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء سے پہلے پہنچ جانا چاہیئے۔

اطفال و ناصرات ابھی سے اس کے لئے تیاری کریں اور اپنا مضمون جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید اور انصار اللہ کی ذمہ داری

آج کل چندہ تحریک جدید کی وصولی کا کام اس لحاظ سے خصوصی توجہ کا مستحق ہے کہ تا حال پندرہ لاکھ روپے کا ٹارگٹ حاصل نہیں ہو سکا۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ ان دنوں میں خاص طور پر چندہ وصول کرنے میں اپنی اپنی جماعت سے بھرپور تعاون فرمائیں تا مشاورت تک اس کمی کو پورا کیا جا سکے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر انصار اللہ کو ارشاد فرمایا:۔

"آپکا نام انصار اللہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کیطرف توجہ کریں اور توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے"

دفتر ہذا انصار بھائیوں کے تعاون کا منتظر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق دے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۶۶۳:-

میں بشریٰ انعام اللہ زوجہ شیخ انعام اللہ صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صادق آباد راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۳/۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ۲۵۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی ایک انگوٹھی ایک جوڑی بالیاں، ایک جوڑی کانٹے وزنی ۱۲ تولہ ۵۰۰۰/- روپے۔

۳۔ ذاتی زمین ۶ مرلے واقع حاجی کیمپ راولپنڈی مالیتی ۲۴۰۰۰/- روپے کل جائیداد مالیتی ۳۱۵۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- بشریٰ انعام اللہ مکان ۱۰۱۱ S.P چراہ روڈ صادق آباد راولپنڈی۔

گواہ شد:- ناصر احمد ولد محمد جی صاحب ۱۰۔ سول لائنز میو روڈ راولپنڈی۔

گواہ شد:- شیخ انعام اللہ ولد اللہ بخش ساکن موضع راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۴۶۶۴:-

میں ناصرہ بیگم زوجہ سردار علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۳/۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ۱۶۰۰/- روپے۔

۲۔ زیور طلائی کانٹے وزنی ۱۲ تولہ مالیتی ۲۸۰۰/- روپے کل میزان ۴۴۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت نان و نفقہ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- ناصرہ بیگم زوجہ سردار علی صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد:- مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد:- سردار علی ولد رتو کھے خاں صاحب خلوند موصیہ ترگڑی۔ ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۴۶۶۵:-

میں امۃ اللہ بیگم زوجہ میاں عبدالوہاب صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۵۵۔ اے پیپلز کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ۲۰۰۰/- روپے

ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ:- امۃ اللہ بیگم زوجہ میاں عبدالوہاب صاحب ۵۵۵/۸ پیپلز کالونی ۲ فیصل آباد

گواہ شد:- نذیر احمد مہگل وصیت ۲۱۹۵۴ فیصل آباد

گواہ شد:- میاں مبارک احمد وصیت ۱۸۳۹۱ فیصل آباد

مسل نمبر ۲۴۶۶۶:-

میں محمد امجد ولد لیفٹیننٹ غلام مصطفیٰ تمغہ جرأت قوم چغتائی پیشہ طالبعلم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی ۲۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد امجد ۸۲۔ اے بشریٰ ہاؤس ڈرگ کالونی کراچی ۲۵۔

گواہ شد:- محمد علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد ڈرگ کالونی کراچی ۲۵۔

گواہ شد:- ظفر سلطان احمد ولد ڈاکٹر نور احمد صاحب مرحوم ۳۶۷ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵۔

مسل نمبر ۲۴۶۶۷:-

میں ڈاکٹر نصیر احمد ولد ڈاکٹر شریف احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ عینک سازی عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ عینکوں کے سٹاک اور فرنیچر جس کی اس وقت مالیت تقریباً دس ہزار روپے ہوگی یہی سرمایہ دکان میں لگا ہوا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت عینک سازی مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ڈاکٹر نصیر احمد ولد ڈاکٹر شریف احمد صاحب مکان نمبر ۲۴۳ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد:- محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب وصیت ۱۷۸۰۹ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد:- ڈاکٹر شریف احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب والد موصی۔

وصیت نمبر ۱۳۶۸۱۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت - بقیہ صفحہ اوّل

۲۔ متعلقہ کارکنان دفتر کو تحریری توجہ دلائی جائے کہ وہ اہل معاملہ سے حسن سلوک سے پیش آویں۔

۳۔ سب کمیٹی مزید تجویز کرتی ہے کہ حتی الامکان نظارت بہشتی مقبرہ کے محررین اور دیگر کارکنان کے طور پر ایسے دوستوں کا تقرر کیا جائے۔ جو خود موصی ہوں۔ وصیت کے قواعد سے واقف ہوں۔ اور اکاؤنٹس کے تربیت یافتہ ہوں۔

۴۔ سب کمیٹی مزید تجویز کرتی ہے کہ انتظامی امور اور حسابات کے ماہرین پر مشتمل ایک کمیشن قائم کیا جاوے جو

الف۔ حسابات وصیت کے بہتر طور پر رکھے جانے کے لئے مؤثر طریق کار وضع کرے۔

ب۔ دفتر بہشتی مقبرہ کے عملہ کی صلاحیت کار اور کام کی مقدار کا جائزہ لے۔ اور انتظامی امور کی اصلاح کے لئے مناسب تجاویز مرتب کرے۔"

اس کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز پر رائے دینے کے لئے نام طلب کئے۔ چنانچہ

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کراچی
مکرم رفیق احمد صاحب سیالکوٹ
مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور
مکرم افتخار علی قریشی صاحب فیصل آباد
مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب لاہور
مکرم حبیب الرحمٰن صاحب راولپنڈی
اور مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب فیصل آباد

نے اپنے نام لکھوائے اور باری باری اپنا مشورہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے حضور کے ارشاد پر نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز پر رائے لی تو تمام احباب نے کھڑے ہو کر سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کیا۔ اور اس کی پیش کی گئی تجاویز کو منظور کر لینے کی سفارش کی

تجویز ۳

اس کے بعد محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب نے ایجنڈا کی تجویز ۳ پیش کی جو یہ تھی۔

"موصی نمبر ۱۳۲۶۸ کو ایک قطعہ زمین عارضی طور پر الاٹ ہوا جس کی آمد اس کے خیال میں دو صد روپے سالانہ ہو سکتی تھی۔ اس جائیداد پر اس کی وصیت منظور کی گئی بعد میں وہ الاٹمنٹ منسوخ ہو گئی۔ اب کیا اس موصی کی وصیت قائم رہے گی یا منسوخ قرار پائے گی۔ جبکہ اس نے نہ حصہ جائیداد دیں اور نہ ہی حصہ آمد میں کوئی رقم ادا کی۔"

سب کمیٹی نے معاملہ پر غور کرنے کے بعد یہ سفارش کی کہ

"جو حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے مطابق وصیت شرعاً غلط تھی اور قواعد کے خلاف منظور کی گئی تھی۔ اس لئے کالعدم قرار دی جانی چاہئے نیز کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ آئندہ اگر کوئی شخص صرف اپنی متوقع جائیداد پر وصیت کرتا ہے۔ تو وہ منظور نہ کی جائے نیز موجودہ وصایا کی اس نقطہ نظر سے پڑتال کی جائے۔"

اس کے بعد محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز پر رائے دینے کے لئے نمائندگان کو اپنے نام لکھوانے کے لئے کہا۔ آپ کے اس ارشاد پر مکرم لئیق احمد صاحب فیصل آباد مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب لاہور۔ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کراچی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ربوہ۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب لاہور۔ مکرم رانا محمد خان صاحب بہاول نگر۔ مکرم محمد نصر اللہ خان صاحب اوکاڑہ۔ مکرم شیخ فضل حق صاحب سبی بلوچستان۔ مکرم محمد اسلم صاحب صابر ربوہ۔ مکرم منور شمیم صاحب ربوہ اور مکرم مجیب الرحمٰن صاحب راولپنڈی نے اپنے نام لکھوائے اور علی الترتیب اپنا مشورہ پیش کیا

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اصل چیز یہ ہے کہ وفات کے وقت موصی کی کتنی جائیداد ہو۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت ادا کرنا ایک ایسی مالی قربانی بن جائے۔ جو موصی اور غیر موصی کے درمیان مابہ الامتیاز بن جائے۔ پھر اس کے ورثا کی ایسی تربیت ہو کہ اس کی جائداد میں سے جو وصیت کا حصہ ہو وہ اسے ادا کر دیں۔"

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔

"جو دوست یہ رائے رکھتے ہوں کہ سب کمیٹی کی سفارش کے مطابق اس وصیت کو جس کو بطور مثال بیان کیا گیا ہے کالعدم سمجھا جائے کہ وہ وصیت تھی ہی نہیں وہ کھڑے ہو جائیں اس پر سب نمائندگان خوشی سے کھڑے ہو کر سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کیا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ میں چند منٹ کے لئے ہال سے باہر جا رہا ہوں میری غیر حاضری میں مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدارت اور معاونت اور دوسرے کام کریں گے۔"

(سلطان احمد پرکھی)

محترم کرنل محمد حیات صاحب قیصرانی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مکرم و محترم کرنل سردار محمد حیات خان صاحب قیصرانی ۱۹ مارچ ۱۹۸۱ء کو مغرب کی نماز کے وقت انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم کرنل صاحب مرحوم نہایت مخلص احمدی اور فدائیت سے سلسلہ کی خدمت کرنے والے تھے۔ جنوری میں لاہور میں ٹیسٹ کے ذریعے کینسر کا پتہ لگا۔ پھر چند ہفتے سی ایم ایچ راولپنڈی میں داخل رہے۔ وہاں سے انہیں شعاعوں کے ذریعہ علاج کے لئے پشاور بھیجا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بلاوا آ چکا تھا۔ کوئی علاج کامیاب نہ ہو سکا۔

۲۰ مارچ کو سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عصر کے وقت نماز جنازہ پڑھائی۔ اور عام قبرستان عاملیں میں ان کی بیٹی کے پہلو میں جو ایک سال پہلے فوت ہوئی تھی۔ تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ہم سب پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور مرحوم جیسا نافع الناس وجود بننے کی توفیق دے آمین

احمد حیات قیصرانی - ڈاکٹر مشتاق احمد شیخ اٹک

حضور سے ملاقات کے سلسلہ میں
ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی ہر قسم کی ملاقات بند رہے گی۔ امراء صاحبان احباب جماعت کو اطلاع کروا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

گوداموں میں ذخیرہ شدہ
گندم
و دیگر خوردنی و زرعی اجناس کے نقصان دہ کیڑوں، مکوڑوں مثلاً کھپرا سسری، ڈھورہ اور چوہوں کی تلفی کے لئے گولیاں حاصل کریں۔
قمر احمد عطار مکان ۵/۲۲ دارالرحمت شرقی الف ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

BODY BUILDING COURSE — باڈی بلڈنگ کورس
APPETIZER 10 CAPS. — بھوک اور ہاضمہ کے لئے
BLOOD TONIC 180 TABS. — افزائش خون کے لئے
BONE TONIC 180 TABS. — ہڈیوں کی نشوونما کے لئے
قیمت ایک ماہ کورس -/۳۰ روپے ڈاک خرچ -/۵ روپے
کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ بیڈ آفس گول بازار۔ ربوہ فون ۶۰۶

ایک ایئر کنڈیشنر (۱/۲ ٹن)
اور ایک ڈی فریزر (فلپس)
ساختہ ہالینڈ بالکل نئی حالت میں قابل فروخت ہیں
مجید احمد باجوہ معرفت
ماڈرن کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ